السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لندن سے جمال بنت رافع لکھتی ہیں : ''صراط مستقیم '' جلد، شمارہ ۱۰ مطابق رجب ۱۴۰۴ھ اور شمارہ ۱۱ میں فضائل و مسائل کی دونوں قسطیں انتہائی مفید اور کار آمد ہیں ۔ دوسری قسط میں ۱۳۔ ۳ سونا چاندی نقدی کا حساب میں برائے مہربانی مندرجہ ذیل کی تشریح فرمادیں مشکور ہوں گی ۔ مثلاً چاندی کا نصاب ساڑھے باوب تولے ہے ۔ اگر کسی کے پاس ساتھ تولے چاندی ہو تو کیا صرف دس تولے پر زکوٰۃ دے اور ۵۰ تولے جو نصاب سے کم ہے اس پر نہ دے یا پورے ساٹھ تولے چاندی پر زکوٰۃ ادا کرے ۔ اسی طرح ساڑھے سات تولے سے کچھ تولے سونا زائد ہو تو کیا زائد کی زکوٰۃ نکالے یا پورے سونے کی ؟ اور اگر نقدی ۳ ہزار سے کچھ زائد ہو تو کیا صرف زائد پر زکوٰۃ نکالے یا کل پر ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سونا' چاندی' نقدی اور زیور سب پر چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ فرض ہے اور یہ اس وقت جب یہ ساری اشیاء نصاب کو پہنچ جائیں ۔ آپ نے جو شکل لکھی ہے اس کے مطابق اگر وزن ۶۰ تولے ہے تو پورے ساٹھ تولے پر زکوٰۃ واجب ہوگی ۔ یہی صورتحال سونے اور نقدی میں ہے ۔ یعنی جب نصاب پورا ہو جائے تو پھر نصاب سمیت ساری رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی ۔ مثلاً اگر کسی کے پاس پورا نصاب ساڑھے باون تولے ہے تو اس مقدار یا وزن کا ۴۰واں حصہ نکالنا ہوگا اور اگر کسی کے پاس ۶۰ ۔ ۷۰ تولے ہو جاتا ہے تو اسے اس پورے وزن کا ۴۰واں حصہ نکال کر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی ۔ خلاصہ کلام یہ کہ زکوٰۃ صرف زائد پر نہیں ہوگی بلکہ کل پر ہوگی ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص340

محدث فتویٰ